

اعوذ بالله من الشيطن الرجيم

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم



يَا اَيُّهاالَّذِينَ اٰمَنُوا قُوا اَنفُسَكُم
وَاَهلِيكُم نَاراً وَقُودُها النَّاسُ
وَالحِجَارَة

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔
(پارہ۔۲۸۔سورۃ تحریم)

احادیث اور تاریخ کی روشنی میں
علامات خوارج
خارجیوں کی نشانیاں

مولف

ریاض محمود غفرلہ ناظم دارالعلوم محمودیہ رضویہ و جامعہ محمودیہ للبنات پپلاں ضلع میانوالی

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ۔

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

(پارہ۔۲۸۔سورۃ تحریم)

احادیث اور تاریخ کی روشنی میں

علامات خوارج

خارجیوں کی نشانیاں

مولف

ریاض محمود غفرلہ

ناظم دار العلوم محمودیہ رضویہ و جامعہ محمودیہ للبنات

پپلاں ضلع میانوالی

خوارج کی نشانیاں
(احادیث وتاریخ کی رشنی میں)
تمہید

☆(پارہ نمبر ۱۲۔سورۃ ھود آیت نمبر ۱۱۸۔۱۱۹)

وَلَوْشَاءَ رَبُّکَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ وَلِذٰالِکَ خَلَقَھُمْ وَتَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

ترجمہ:(اعلیٰ حضرت بریلوی)

اور اگر تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا اور لوگ اسی لیے بنائے گئے اور تمہارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بے شک ضرور جہنم بھر دوں گا جنوں اور انسانوں کو ملا کر

☆(پارہ نمبر ۱۲۔سورۃ ھود آیت نمبر ۱۰۵۔۱۰۶۔۱۰۷۔۱۰۸)

فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَھُمْ فِیْھَا زَفِیْرٌ وَّشَھِیْقٌ۔ خٰالِدِیْنَ فِیْھَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَاءَ رَبُّکَ۔ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خَالِدِیْنَ فِیْھَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَاءَ رَبُّکَ عَطَاءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ۔

ترجمہ:

ان میں سے کوئی بدبخت ہے اور کوئی خوش نصیب تو وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ گدھے کی طرح رینگیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جب آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تیرے رب نے چاہا بے شک تمہارا رب جب جو چاہے کرے۔اور وہ جو خوش نصیب ہوئے وہ جنت میں ہیں۔ہمیشہ اس میں رہیں گے جب آسمان و زمین رہیں۔مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا۔یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی۔

قرآن پاک هُدًى لِّلْعَالَمِينَ اور هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ہے۔

☆ پارہ نمبرا۔رکوع۔ ۳۔آیت نمبر ۲۶)

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ۔

قرآن پاک تمام جہانوں کے لیے سراپا ہدایت ہے لیکن اس کی ہدایات سے فائدہ صرف متقین اٹھاتے ہیں۔

ابوجہل وابولہب اس کی رحمت سے محروم رہتے ہیں۔

بقول سعدی:

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست

در باغ لالہ روید و در بوم خار و خس

بارش کی طبیعت کی نرمی سے کسی کو اختلاف نہیں۔

باغ کی زمین میں پھول پیدا ہوتے ہیں۔شورزدہ زمین میں جھاڑ جھنکار پیدا ہوتے ہیں۔

شورزدہ زمین نے بارش کے فیض کو قبول نہ کیا۔

بعض لوگ قرآن پاک کی آیات کا غلط مطلب نکال کر گمراہ ہوجاتے ہیں جیسے خارجی۔

انہوں نے قرآن پاک کی آیت: **اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ** سے غلط مطلب نکال کر حضرت علی وحضرت امیر معاویہ پر کفر کا فتوی لگادیا۔جب انہوں نے جنگ صفین میں صلح کے لیے دو حکم مقرر کیے

توخارجیوں نے **اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ** کا نعرہ لگایا کہ بندوں کو حکم بنانا کفر ہے۔حکم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ۔معتزلہ نے اس آیت لیس للانسان الاما سعی سے ایصال ثواب کا انکار کردیا۔موجودہ دور کے وہابیوں نے بتوں والی آیات اولیاء کرام پر چسپاں کر کے اہل سنت وجماعت پر شرک کے فتوے لگادیئے۔ **العیاذ باللہ**

(احادیث کی روشنی مں ۳۵ علامات)

خوارج کی علامات احادیث وتاریخ کی روشنی میں

خوارج ایک قدیم گمراہ فرقہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وجود میں آیا اس فرقے نے سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو کافر ومشرک کہا۔

آج عالم اسلام میں جتنی دہشت گرد تنظیمیں اور تحریکیں ہیں سب خارجی عقائد کی حامل ہیں۔ صرف خود کو مسلمان سمجھتے ہیں باقی سب مسلمانوں کو کافر ومشرک جانتے ہیں ان کو قتل کرنا اور ان کا مال لوٹ لینا حلال سمجھتے ہیں۔

۱۔ **احداث الاسنان۔**

(بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالھم، رقم: 6531/ مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم: 1066)

وہ کم سن لڑکے ہوں گے۔ یعنی بالکل نوخیز نوجوان ہونگے۔

۲۔ **سفہاء الاحلام۔**

(بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالھم، رقم: 6531/ مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم: 1066)

دماغی طور پر ناپختہ ہونگے۔

۳۔ **کث اللحیۃ۔** (بخاری، کتاب المغازی، رقم: 4094/ مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم: 1064)

گھنی داڑھی رکھیں گے۔

۴۔ **مشمر الازار۔**

(بخاری، کتاب المغازی، رقم: 4094/ مسلم، کتاب الزکاۃ، 2:742 رقم: 1064)

بہت اونچا تہ بند باندھنے والے ہونگے۔

۵۔ **سیخرج ناس من قبل المشرق۔** (بخاری، کتاب التوحید، رقم: 7123)

یہ خارجی لوگ (حرمین شریفین سے) مشرق کی جانب سے نکلیں گے۔

۶۔ **لایزالون یخرجون حتی یخرج اخرھم مع المسیح الدجال۔**

(نسائی، کتاب تحریم الدم، رقم: 4103)

یہ ہمیشہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔

۷۔ لایجاوز ایمانهم حناجرهم۔

(بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالہم، رقم:6531/ مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم:1066)

ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

۸۔ یتعمقون ویتشددون فی العبادۃ۔

(مسند ابویعلی، المسند، رقم:90 / مصنف عبدالرزاق، رقم: 18673)

وہ عبادت اور دین میں بہت متشدد اور انتہا پسند ہونگے۔

۹۔ یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتهم، وصیامه مع صیامهم۔

(بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالہم، رقم:6534/ مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم:1064)

تم میں سے ہر ایک ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانے گا اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانے گا۔

۱۰۔ لاتجاوز صلاتهم تراقیهم۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم:1066)

نماز ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی۔

۱۱۔ یقرء ون القرآن لیس قرائتکم الی قراءتهم بشیء (مسلم، کتاب الزکاۃ: رقم:1066)

وہ قرآن مجید کی ایسے تلاوت کریں گے کہ ان کی تلاوت قرآن کے سامنے تمہیں اپنی تلاوت کی کوئی حیثیت دکھائی نہیں دے گی۔

۱۲۔ یقرء ون القرآن لایجاوز حلوقهم۔

(بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالہم، رقم:6532/ مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم:1064)

"ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی"۔ یعنی اس کا کوئی اثر ان کے دل پر نہیں ہوگا۔

۱۳۔ یقرء ون القرآن یحسبون انه لهم وهو علیهم۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم:1066)

وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ اس کے احکام ان کے حق میں ہیں لیکن درحقیقت وہ قرآن ان کے خلاف حجت ہوگا۔

۱۴۔ **یدعون الی کتاب اللہ ولیسوا منه فی شئی۔** (سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، رقم:4765)

وہ (بذریعہ طاقت) لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے لیکن قرآن کے ساتھ ان کا تعلق کوئی نہیں ہوگا۔

۱۵۔ **یقولون من خیر قول البریۃ۔**

(بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالھم، رقم:6531/ مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم:1066)

وہ (بظاہر) بڑی اچھی باتیں کریں گے۔

یعنی دینی نعرے بلند کریں گے اور اسلامی مطالبے کریں گے۔ جیسے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں خوارج نے **لا حکم الا للہ** کا پرکشش نعرہ لگایا تھا۔

۱۶۔ **یقولون من احسن الناس قولا۔** (المعجم الاوسط۔ طبرانی۔ الرقم:6142)

ان کے نعرے اور ظاہری باتیں دوسرے لوگوں سے اچھی ہوں گی اور متاثر کرنے والی ہوں گی۔

۱۷۔ **یسیئون الفعل۔** (سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، رقم:4765)

مگر وہ کردار کے لحاظ سے بڑے ظالم، خونخوار اور گھناؤنے لوگ ہونگے۔

۱۸۔ **ھم شر الخلق والخلیقۃ۔** (مسلم، کتاب الزکاۃ، الرقم:1067)

وہ تمام مخلوق سے بدترین لوگ ہوں گے۔

۱۹۔ **یطعنون علی امرائھم ویشھدون علیھم بالضلالۃ۔**

(ابن ابی عاصم، السنۃ، 455:2، رقم/ 934 مجمع الزوائد۔ ہیثمی، 228:6، وقال: رجالہ رجال الصحیح)

وہ حکومت وقت یا حکمرانوں کے خلاف خوب طعنہ زنی کریں گے اور ان پر گمراہی وضلالت کا فتویٰ لگائیں گے

۲۰۔ **یخرجون علی حین فرقۃ من الناس۔**

(بخاری، کتاب المناقب، رقم:3414/ مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم:1064)

وہ اس وقت منظر عام پر آئیں گے جب لوگوں میں تفرقہ اور اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

۲۱۔ **یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان۔**

(بخاری، کتاب التوحید، رقم:6995/ مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم:1064)

وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

۲۲۔ یسفکون الدم الحرام۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم: 1066)

وہ ناحق خون بہائیں گے۔

۲۳۔ یقطعون السبیل ویسفکون الدماء بغیر حق من اللہ ویستحلون اھل الذمۃ۔

(من کلام عائشہ رضی اللہ عنہا) (حاکم، المستدرک، رقم: 2657)

وہ راہزن ہونگے، ناحق خون بہائیں گے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اور غیر مسلم اقلیتوں کے قتل کو حلال سمجھیں گے۔ (یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے۔)

۲۴۔ یوءمنون بمحکمہ ویھلکون عند متشابھہ۔

(قول ابن عباس رضی اللہ عنہ) (تفسیر طبری، 3:181/ فتح الباری، 12:300)

وہ قرآن کی محکم آیات پر ایمان لائیں گے جبکہ اس کی متشابہات کے سبب ہلاک ہوں گے۔

(قول ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۲۵۔ یقولون الحق بالسنتھم لا یجاوز حلوقھم۔

(قول علی رضی اللہ عنہ) (مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم: 1066)

وہ زبانی کلامی حق بات کہیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی۔ (قول علی رضی اللہ عنہ)

۲۶۔ ینطلقون الی آیات نزلت فی الکفار فیجعلوھا علی المومنین۔

(من قول ابن عمر رضی اللہ عنہ) (بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالھم، رقم: 2539)

وہ کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات کا اطلاق مسلمانوں پر کریں گے۔ اس طرح وہ دوسرے مسلمانوں کو گمراہ، کافر اور مشرک قرار دیں گے تاکہ ان کا ناجائز قتل کر سکیں۔ (قول ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مستفاد)

۲۷۔ یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ۔

(بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالھم، رقم: 6531/ مسلم، کتاب الزاکاۃ، رقم: 1066)

وہ دین سے یوں خارج ہو چکے ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔

۲۸۔**الاجر العظیم لمن قتلھم**۔(مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم:1066)

ان کے قتل کرنے والے کو اجر عظیم ملے گا۔

۲۹۔**خیر قتلی من قتلوہ**۔(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم:3000)

وہ شخص بہترین مقتول (شہید) ہوگا جسے وہ قتل کردیں گے۔

۳۰۔**شر قتلی تحت ادیم السماء**۔(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم:3000)

وہ آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہوں گے۔

یعنی جو دہشت گرد خوارج فوجی سپاہیوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے تو وہ بدترین مقتول ہوں گے اور انہیں مارنے والے جوان بہترین غازی ہوں گے۔

۳۱۔**انھم کلاب النار**۔(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم:3000)

یہ (دہشت گرد خوارج) جہنم کے کتے ہوں گے۔

۳۲۔گناہ کبیرہ کے مرتکب کو دائمی جہنمی اور اس کا خون اور مال حلال قرار دیں گے۔

۳۳۔ظالم اور فاسق حکومت کے خلاف مسلح بغاوت اور خروج کو فرض قرار دیں گے۔

(عبد القاہر بغدادی، الفرق بین الفرق:73/ابن تیمیہ، مجموع فتاوی،13:31)

۳۴۔خوارج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ کسی مخصوص علاقے کو گھیر کر اپنی دہشت گردانہ کارروائیوں کے لیے مرکز بنالیں گے، جیسے کہ انہوں نے خلافت علی المرتضی رضی اللہ عنہ میں حرورا کو اپنا مرکز بنالیا تھا یعنی وہ اپنے لیے محفوظ پناہ گاہیں بنائیں گے۔

۳۵۔خوارج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اہل حق کے ساتھ مذاکرات کو ناپسند کریں گے، جس طرح انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تحکیم کو مسترد کردیا تھا۔

احادیث و آثار سے ماخوذ ان علامات سے ثابت ہوتا ہے کہ جو مسلح گروہ یا فرقہ جمہور امت مسلمہ کو گمراہ، بدعتی اور کافر و مشرک کہے، عامۃ الناس۔ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔ کے خون و مال کو حلال سمجھے، حق بات کا انکار کرے، مصالحانہ اور پرامن ماحول کو تباہ و برباد کرے، وہ خارجی ہے۔ خواہ اس کا ظہور کسی بھی زمانے اور کسی بھی ملک میں ہو۔

بخاری ومسلم میں یہ حدیث تفصیل کے ساتھ ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔آپ کچھ تقسیم فرمارہے تھے۔ذوالخویصرہ آپ کے پاس آیا۔یہ بنی تمیم کے ساتھ تعلق رکھنے والا شخص تھا۔وہ بولا۔اے اللہ کے رسول عدل سے کام لیں۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو اگر میں عدل نہ کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔اگر میں عدل نہ کرتا تو پھر تم ذلت اور رسوائی کا شکار ہوجاتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑادوں۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو اس کے کچھ ایسے ساتھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو کم سمجھو گے۔ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو کمتر سمجھو گے وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔وہ دین سے ایسے باہر آجائیں گے جیسے تیر نشانے سے باہر آجاتا ہے۔آدمی اس تیر کے پھل کا جائزہ لیتا ہے تو وہاں کوئی نشان نہیں پاتا۔

پھر یہ بھی فرمایا: ایک سیاہ فام شخص ہوگا اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔(راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہوں) گوشت کے ٹکڑے کی مانند ہوگا جو حرکت میں ہوگا یہ لوگ اس گروہ کے خلاف بغاوت کریں گے جو سب سے بہتر ہوگا۔

حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کی زبان سے سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جنگ کی تھی۔میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی تلاش کا حکم دیا۔اس کو تلاش کیا گیا پھر اس شخص کو لایا گیا جب میں نے نبی اکرم ﷺ کے بیان کردہ حلیے کے مطابق اس کا جائزہ لیا تو یہ وہی شخص تھا جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی تنگ تھی، داڑھی گھنی تھی، رخسار ابھرے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا۔وہ بولا محمد اللہ سے ڈریئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کون کرے گا۔اللہ تعالیٰ نے مجھے اہل زمین کے لیے امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ایک شخص نے اس کے قتل کی اجازت مانگی تو نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کر دیا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس شخص کی پشت سے ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے گلے سے نیچے نہیں جائے گا یہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشان سے باہر چلا جاتا ہے۔ وہ لوگ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر ان کا زمانہ پاتا تو میں بھی ان کے ساتھ اس طرح جنگ کرتا جیسے قوم عاد کے ساتھ کی گئی تھی۔

خوارج کے بارے میں درج بالا احادیث مشکوۃ شریف کے مترجم ابو العلا محمد محی الدین جہانگیر نے جمع کی ہیں۔

جنوری 2025ء ، مطابق جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ

آجکل ٹی وی پاکستان میں خبروں میں خوارج کا لفظ استعمال کیا جا رہا ہے۔

ژوب میں فوجی آپریشن ہوا۔ ۱۵ خارجی مارے گئے اور ایک فوجی عارج الرحمان شہید ہوا۔

شمالی وزیرستان میں آپریشن ہوا۔ ۷ خارجی مارے گئے ایک فوجی محمد امین شہید ہوا۔

ٹانک میں فوجی کارروائی کی گئی۔ ۱۱ خارجی مارے گئے یہ خارجی لوگ فوجی گاڑیوں پر حملہ کرتے ہیں۔ پولیس چوکیوں پر حملہ کرتے ہیں۔ چائنہ کے لوگ جو یہاں پاکستان میں کام کرتے ہیں ان کی گاڑیوں پر خودکش حملہ کرتے ہیں۔

سکولوں اور مساجد میں بم دھماکہ کرتے ہیں۔ انسداد پولیو ٹیموں پر حملہ کرتے ہیں۔

مقصد حکومت کو پریشان کرنا اور افراتفری پھیلانا ہے۔

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم۔

جنوبی وزیرستان میں سیکیورٹی فورسز کی چوکی پر خوارج کا حملہ ۸ خوارج مارے گئے اور ۱۶ سپاہی شہید ہوئے۔

پہلا خارجی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ظاہر ہوا۔

یہ پہلا خارجی ذوالخویصرہ تمیمی تھا جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت عدل کا انکار کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ تمیمی نے اعتراض کیا کہ اے محمد! آپ نے انصاف نہیں کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں گا اور کون انصاف کرے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس خارجی کے قتل کی اجازت مانگی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے جانے دو۔ اس جیسے لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں

گے قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ نمازیں پڑھیں گے روزے رکھیں گے تم اپنی نمازیں اور روزے ان کے مقابلے میں کم سمجھو گے لیکن وہ دین سے خارج ہونگے جیسے تیز تیر کسی شکار سے گزر جاتا ہے اور اس پر کوئی نشان نہیں ہوتا۔

اس حدیث کے راوی حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے علی تیری ان خارجیوں سے جنگ ہوگی ان خارجیوں کا امیر ٹنڈا ہوگا۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا حرکت کرنے والا گوشت کا ٹکڑا۔

حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب خارجیوں سے جنگ ہوئی ۔خارجیوں کو شکست ہوئی۔ اس امیر کو ڈھونڈا گیا اس کی لاش حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے لائی گئی وہ امیر کا بازو اسی طرح تھا جس طرح حضور ﷺ نے غیبی خبر دی تھی تاریخ میں ہے کہ جنگ نہروان میں پانچ ہزار خارجی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے ہاتھوں مارے گئے۔

یہ خارجی کون تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں دو ثالث مقرر کیے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے ہزاروں لوگ الگ ہو گئے اور حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ پر کفر کا فتوی لگایا کہ قرآن کا حکم ہے۔

ان الحکم الا للہ۔ حاکم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ تم دونوں نے بندوں کو حکم بنا کر کفر کیا لہٰذا اپنے کفر سے توبہ کرو ورنہ ہم تم سے جنگ کریں گے۔

حضور ﷺ کی یہ بھی غیبی خبر ہے کہ حضرت علی کو فرمایا اے علی پہلی امتوں کا بد بخت وہ شخص تھا جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو شہید کیا اور اس امت کا بد بخت وہ شخص ہے جو تیرے سر میں تلوار مار کر تیری داڑھی کو خون سے رنگین کرے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والا خارجی ابن ملجم تھا۔

حضور اکرم ﷺ کی ایک اور غیبی خبر:

بخاری شریف جلد ا۔ صفحہ ۱۴۱۔

حضور ﷺ نے شام اور یمن کے لیے برکت کی دعا کی۔ نجد والوں نے دعا کی درخواست کی تو فرمایا:

هناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان۔ وہاں نجد میں فتنے اور زلزلے ہونگے۔ وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا یعنی نجد سے شیطانی گروہ ظاہر ہوگا۔ شیطان کا سینگ ابوالوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی ۱۱۱۴ھ میں سرزمین نجد میں پیدا ہوا۔

میرے سامنے اس وقت کتاب شہاب ثاقب موجود ہے جس کا مصنف مولوی حسین احمد دیوبندی صدرالمدرسین دارالعلوم دیوبند ضلع سہارن پور ہے۔ اس نے اپنی اس کتاب میں محمد بن عبدالوہاب کے عقائد اختصار سے لکھے ہیں قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں۔

شیطان کے سینگ ابوالوہاب محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ وعمل:

۱۔ شہاب ثاقب صفحہ ۴۲

محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہلسنت والجماعت سے قتل وقتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا اور ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا۔ اھل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم، باغی، خونخوار اور فاسق شخص تھا۔ اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاری سے نہ مجوس سے نہ ھنود سے۔ غرضیکہ وجوہات مذکورۃ الصدر کی وجہ سے ان کو اس کے طائفہ سے اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے اور بے شک جب اس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں تو ضرور ہونا بھی چاہئے وہ لوگ یہود ونصاری سے اس قدر رنج وعداوت نہیں رکھتے جتنی وہابیہ سے رکھتے ہیں۔

۲۔ شہاب ثاقب: صفحہ ۴۳

محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام مسلمانان دیار مشرک وکافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا ان کے اموال ان سے چھین لینا حلال وجائز ہے بلکہ واجب ہے۔

۳۔ شہاب ثاقب: صفحہ ۴۵

نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیھم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے۔ بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں۔ اگر بعد وفات ان کو حیات ہے تو وہی حیات ان کو برزخی ہے۔ جو احاد امت کو ثابت ہے۔ بعض ان کے حفظ جسم نبی کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح اور متعدد لوگوں کی زبان سے بالفاظ کرھیہ کہ جن کا زبان پہ لانا جائز نہیں در بارہ حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہے۔ اور انہوں نے اپنے رسائل وتصانیف میں لکھا۔

۴۔ شہاب ثاقب: صفحہ ۴۵۔۴۶

زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،حضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت وحرام وغیرہ لکھتا ہے ۔اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور وممنوع جانتا ہے۔ لاتشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد ان کا متدل ہے۔ بعض ان میں سفر زیارت کو معاذ اللہ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلاۃ وسلام ذات اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں۔

۵۔ شہاب ثاقب: صفحہ ۴۷

بخلاف وہابیہ کے کہ مسئلہ شفاعت میں ہزاروں تاویلیں اور گھڑنت کرتے ہیں اور قریب قریب انکار شفاعت کے بالکل پہنچ جاتے ہیں۔

شان نبوت وحضرت رسالت علی صاحبھا الصلوۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سے فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت قلبی وضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لا رہے ہیں ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان ہے اور نہ فائدہ۔ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے ۔معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ السلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

۶۔ شہاب ثاقب: صفحہ ۵۹

وہابیہ اشغال باطنیہ واعمال صوفیہ مراقبہ ذکر وفکر وارادت ومشیخت وربط قلب بالشیخ وفنا وبقا وخلوت وغیرہ اعمال کو فضول ولغو وبدعت وضلالت شمار کرتے ہیں اوران اکابر کے اقوال وافعال کو شرک وغیرہ کہتے ہیں اوران سلاسل میں داخل ہونا بھی مکروہ و مستقبح بلکہ اس سے زائد شمار کرتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے دیار نجد کا سفر کیا ہوگا یا ان سے اختلاط کیا ہوگا۔ اس کو بخوبی معلوم ہوگا۔ فیوض روحیہ ان کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہیں۔

۷۔ شہاب ثاقب: صفحہ ۶۲

وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اوران کے مقلدین کی شان میں وہابیہ الفاظ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت وجماعت کے مخالف ہوگئے۔ چنانچہ غیر مقلدین ھند اسی طائفہ شنیعہ کے پیروہیں۔ وہابیہ نجدیہ عرب اگرچہ بوقت اظہار دعوی حنبلی ہونے کا کرتے ہیں مگر عمل درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۸۔ شہاب ثاقب: صفحہ ۶۴

مثلاً علی العرش الستوی وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استواء ظاہری اور جہالت وغیرہ ثابت کرتا ہے جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔

۹۔ شہاب ثاقب: صفحہ ۶۵،۶۴

ندائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا ہے۔ کہ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفریں اس ندا وخطاب پر کرتے ہیں اوران کا استہزا اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یارسول اللہ استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے۔

۱۰۔ شہاب ثاقب: صفحہ ۶۶

وہابیہ خبیثہ کثرت صلوۃ وسلام ودرود برخیر الانام علیہ السلام وقرات دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ شریف وقصیدہ ہمزیہ

وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ شریف میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ۔ سواک عند حلول الحادث العمم۔

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں

بجز تیرے بروقت نزدل حوادث

۱۱۔ شہاب ثاقب: صفحہ ٦٦

وہابیہ تمبا کو کھانے اور اس کے پینے کو حقہ میں ہو یا سگار میں یا چرٹ میں اور اس کے ناس لینے کو حرام اور اکبر الکبائر میں سے شمار کرتے ہیں۔ ان جہلا کے نزدیک معاذ اللہ زنا اور سرقہ کرنے والا اس قدر ملامت نہیں کیا جاتا جس قدر تمبا کو کے استعمال کرنے والے سے کرتے ہیں اور وہ اعلیٰ درجے کے فجار و فساق سے وہ نفرت نہیں کرتے جو تمبا کو کے استعمال کرنے والے سے کرتے ہیں۔

۱۲۔ شہاب ثاقب: صفحہ ٦٧

وہابیہ امر شفاعت میں اسقدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچا دیتے ہیں۔

وہابیہ سوائے علم شرائع جملہ علوم اسرار حقانی وغیرہ سے ذات سرور کائنات خاتم النبین علیہ السلام کو خالی جانتے ہیں وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ السلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں اور علی ھذ اا لقیاس اذکار اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ کو بھی برا سمجھتے ہیں۔

یہ چند امور ذکر کر دیئے گئے ہیں جن میں وہابیہ نے علمائے حرمین شریفین کے خلاف کیا اور اسی وجہ سے جبکہ انہوں نے غلبہ کر کے حرمین شریفین پر حاکم ہو گئے تھے۔ ہزاروں کو تہہ تیغ کر کے شہید کیا اور ہزاروں کو سخت ایذائیں پہنچائیں۔

ھمفرے ایک انگریز جاسوس تھا۔ اس نے اپنی ڈائری لکھی جو آجکل بازار میں ہمفرے کے اعترافات کے نام سے ملتی ہے۔ ھمفرے لکھتا ہے کہ برطانیہ کا ملک خلافت عثمانیہ کے خلاف تھا اور خلافت عثمانیہ کو ختم کرنا چاہتا تھا اس وقت ترکوں کی حکومت شام، عراق، مشرق وسطی، حجاز مقدس پر تھی۔

ھمفرے کہتا ہے برطانیہ نے ۵۰۰ جاسوس مشرق وسطیٰ بھیجے کہ وہاں جا کر عربی زبان سیکھو مسلمان بن کر رہو عرب لوگوں کو ترکوں کے خلاف اکساؤ کہ عرب علاقوں میں عربوں کی حکومت ہونی چاہیے۔ ترکوں کی نہیں ہونی چاہیے۔

ھمفرے کہتا ہے کہ میں دمشق آیا۔ ایک شیخ کے ہاتھوں مسلمان ہوا اور آٹھ سال اس کے پاس رہ کر قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کی اور عربی زبان پر مکمل عبور حاصل کیا۔ آٹھ سال کے بعد برطانیہ واپس آ گیا۔ کچھ ماہ گھر رہا پھر حکومت برطانیہ نے مجھے بصرہ بھیجا۔

قارئین کرام اندازہ فرمائیں کہ حکومت برطانیہ مسلمانوں کے خلاف کس قدر نفرت اور بغض رکھتی ہے کہ ۵۰۰ جاسوس انگریزوں نے اپنی ساری زندگی اسلام کے خلاف وقف کر دی۔

ھمفرے کہتا ہے بصرہ میں رہائش کے لیے ایک درکھان بڑھئی کے پاس نوکری کر لی اور لکڑی کا کام سیکھنے لگ گیا۔ ایک دن میں دکان پر بیٹھا تھا وہاں ایک نوجوان آیا جو ترکوں کو گالیاں دے رہا تھا میں نے دل میں کہا کہ یہ تو میرے مطلب کا آدمی ہے۔ کام چھوڑ کر اس کا تعارف پوچھا وہ نوجوان نجد کے علاقہ درعیہ سے یہاں بصرہ پڑھنے آیا تھا میں نے اس سے علمی بحث چھیڑی تو وہ علمی لحاظ سے مجھ سے کمتر تھا میں نے متعہ کے موضوع پر اس سے بحث کی اور اسے قائل کر لیا کہ متعہ جائز اور کار ثواب ہے۔ اس شیخ نجد سے پکی دوستی کر لی۔ ایک انگریز عورت کا نام جمیلہ رکھا اور شیخ نے اس سے متعہ کیا اور شیخ نجد کو شراب کا عادی کیا جب یہ نوجوان مکمل طور پر میرے ہاتھ آ گیا تو میں نے اس کے سامنے پروگرام رکھا تم بھی ترکوں کے خلاف ہو اور حکومت برطانیہ بھی ترکوں کے خلاف ہے کوئی ایسی تنظیم اور تحریک ہو کہ ترکوں کو عرب علاقوں سے نکالا جائے۔

شیخ نجد نے کہا میرے علاقہ درعیہ چلتے ہیں درعیہ کے سردار شاہ مسعود سے بات کرتے ہیں۔ ھمفرے کہتا ہے، ہم دونوں درعیہ کے سردار شاہ مسعود کو ملے اور پیشکش کی کہ کیا تم اپنی سلطنت کو وسیع کرنا چاہتے ہو اس نے پوچھا کیسے؟ ھمفرے نے کہا کہ اسلحہ حکومت برطانیہ دے گی۔ تم بدو لوگوں کو فوج میں بھرتی کر و ان کا سارا خرچہ بھی حکومت برطانیہ دے گی۔ اس طرح بدوؤں کی فوج تیار کی گئی مذہبی تحریک شیخ نجد نے چلائی کہ قبروں پر فاتحہ پڑھنے او رحاضری دینے والے، حضور علیہ السلام کے وسیلہ سے دعا مانگنے والے، انبیاء کو شفیع ماننے والے سارے مشرک وکافر ہیں ان کا قتل کرنا اور ان کا مال لوٹ لینا جائز ہے۔ ان کو لونڈی غلام بنا لینا جائز ہے۔ اس طرح شیخ نجد نے مکہ و

مدینہ پرحملہ کیا وہاں کے لوگوں کو قتل کیا ان کا مال لوٹ لیا۔ ساری قبروں کو اکھیڑ کر زمین کے برابر کر دیا۔ شیخ نجد اور شاہ مسعود انگریز کے
آلہ کار تھے۔ ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

میرے سامنے اس وقت دو کتابیں ہیں۔

مکمل تاریخ وہابیہ مصنف: مولانا ابوالحسان محمد رمضان علی قادری

دوسری کتاب: تاریخ نجد وحجاز ہے جس مصنف مفتی عبدالقیوم ہزاروی ہے۔

ان دونوں کتابوں میں حوالہ جات موجود ہیں۔ بغیر حوالہ کے کوئی بات نہیں لکھی گئی۔ جس قاری کو تفصیل درکار ہو یا حوالہ مطلوب ہو وہ ان دو کتابوں کا مطالعہ کرے۔

تاریخ نجد وحجاز کے صفحہ ۲۰۹ پر مرقوم ہے۔

۲۶ دسمبر 1915ء میں برطانیہ اور ابن مسعود کے درمیان معاہدہ طے پایا معاہدہ شاہ برطانیہ کی طرف سے خلیج فارس کے علاقہ میں مقیم پولیٹیکل ریذیڈنٹ سر پری کاکس نے دستخط کئے۔

اس معاہدہ کی رو سے:

۱۔ برطانیہ نے ابن مسعود اور ان کی اولاد کو نجد کا حکمران تسلیم کر لیا۔

۲۔ بیرونی جارحیت کی صورت میں ابن مسعود کو برطانیہ کی اعانت حاصل ہو گی۔

۳۔ ابن مسعود کے بیرونی معاملات پر سیادت تسلیم کر لی گئی۔

۴۔ ابن مسعود نے تسلیم کیا کہ وہ اپنا علاقہ یا اس کا کچھ حصہ برطانیہ کی مرضی کے بغیر کسی طاقت کے حوالے نہ کرے گا
۔

۵۔ ابن مسعود اپنے علاقہ میں حاجیوں کے راستے کھلے رکھیں گے۔

۶۔ ابن مسعود نے وعدہ کیا کہ وہ کویت، بحرین اور ساحلی اماراتوں کے معاملات میں مداخلت نہ کریں گے۔

ان معاملات کی وجہ سے ابن مسعود کو برطانیہ سے ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ امداد ملنے لگی آگے چل کر یہ رقم ایک لاکھ پونڈ

مقرر کر دی گئی۔ علاوہ ازیں انہیں تین ہزار رائفلیں اور تین مشین گنیں بھی تحفے میں دی گئیں۔

درج بالا ثبوت اس بات پر شاہد ہے کہ ابن مسعود اور شیخ نجد انگریز کے آلہ کار تھے۔

انگریزوں کے ساتھ مل کر خلافت عثمانیہ کو ختم کیا گیا۔

تاریخ وہابیہ کے صفحہ ۷۳ پر بحوالہ عربی رسالہ الشیخ محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۳۲ پر ہے۔

امیر عبدالعزیز بن محمد بن مسعود نے سرزمین حجاز مقدس پر جارحانہ حملوں کا آغاز کیا اور یلغار کرتا ہوا مکہ مکرمہ پر قابض ہو گیا۔

حرم محترم اور کعبۃ اللہ بھی وہابیہ کی دست برد سے محفوظ نہ رہا۔ باشندگان مکہ مکرمہ پر ذرہ برابر رحم نہ کیا گیا۔ علمائے کرام اور سادات کو چن چن کر تہہ تیغ کر دیا گیا۔ مسلمانوں کی جان، مال اور عزت وآبرو کوئی چیز ان کے ہاتھوں محفوظ نہ رہی۔ مکہ مکرمہ کی گلیاں مسلمانوں کے خون سے بھر دی گئیں۔ ان کے لڑکوں کو غلام بنا لیا گیا اور ان کی عفت مآب خواتین و مستورات کو لونڈیاں قرار دیکر ان کی جبراً عصمت دری کی گئی۔ قتل عام کے بعد لوٹ مار کا آغاز ہوا۔ مسلمانوں کا مال ومتاع لوٹ لیا گیا حتی کہ حرم کعبہ کا جملہ قیمتی سامان لوٹ لینے کے بعد کعبہ کا غلاف تک اتار کر مال غنیمت میں شامل کر لیا گیا۔

عربی رسالہ الشیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے صفحہ ۳۳ پر ہے۔

وہابیوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر بنے ہوئے قبوں کو منہدم کر دیا اس کے علاوہ مکہ کے قبرستان میں تمام قبروں کو مسمار کرا دیا۔ ۱۸۰۵ء میں مدینہ منورہ کو بھی فتح کر لیا اور لوٹ مار کی عام اجازت دے دی۔ وہابیوں نے شہر مدینہ میں لوٹ مار کے بعد حرم رسول اکرم ﷺ کو خوب لوٹا۔ مسجد نبوی میں بچھے ہوئے قالین جھاڑ فانوس تک لوٹے گئے۔ حضور ﷺ کے روضہ اقدس سے غلاف تک اتار کر مال غنیمت میں شامل کر لیے گئے۔ بیش قیمت مال ومتاع لوٹ کر ساٹھ اونٹوں پر لاد کر اپنے دارالسلطنت ریاض میں لے گئے۔ جنت البقیع میں موجود صحابہ کرام اور اہل بیت کرام کی قبروں کو بھی مسمار کر دیا گیا۔

تاریخ نجد وحجاز کے صفحہ ۷۸ پر ہے۔

وہابیوں نے خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے قبر انور کو مسمار کرنے کے بعد قبر پر گولیاں چلائیں۔ فائرنگ کرتے وقت

وہابی یوں کہتے اب تک یو جا کراتی رہی اب اٹھ اور اٹھ کر ہمارا مقابلہ کر۔

علامہ سید احمد زینی وحلان مکی اپنی تصنیف الدرر السنیہ میں لکھتے ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی حضور ﷺ کا میلاد پڑھنے اور منارہ مسجد پر درود شریف پڑھنے اور نماز کے بعد دعا مانگنے سے منع کرتا تھا اور درود خوانی سے جلتا تھا۔

ایک نابینا خوش الحان موذن اذان کے بعد منارہ پر درود پڑھتا تھا اس موذن کو قتل کرا دیا۔

ابو الوہابیہ شیخ نجدی صاف کہتا کہ چھ سو برس سے ساری امت کے مسلمان کافر تھے۔ سر منڈانے میں اس قدر غلو تھا کہ جب کوئی مسلمان مذہب وہابیہ قبول کرتا اس کے سر کے بال منڈوا دیتا کہ یہ کفر کے بال تھے۔ ایک عورت اس کے مذہب میں داخل ہوئی تو اس کے سر کے بال مونڈنے کا حکم دیا اس عورت نے وجہ پوچھی تو اسے کہا گیا یہ کفر کے بال ہیں ان کا مونڈنا ضروری ہے اس عورت نے کہا پھر مردوں کی داڑھی بھی مونڈو کہ یہ بھی کفر کے بال ہیں ۔ابو الوہابیہ حیران و ششدر رہ گیا۔

شیخ نجد دلائل الخیرات اور درود شریف اور فقہ کی کتابیں پڑھنے سے منع کرتا تھا بلکہ ان کو جلوا دیتا تھا۔

حضور اکرم ﷺ کی شان میں تنقیص کرتا کہ وہ محض ڈاکیا تھے۔ان کے فوت ہونے کے بعد ان سے کوئی نفع نہیں

-

تاریخ نجد و حجاز کے صفحہ ۲۳۰ پر ہے۔

جناب مفتی حمایت اللہ صاحب سیکرٹری انجمن معین الاسلام لاہور نے ۸ جون ۱۹۲۰ء کا زمیندار پڑھ کر سنایا جس میں وہابیوں کو مفتری لکھا گیا ہے اور وہابیت کے لفظ کو بغاوت، کذب اور بہتان کا مترادف ظاہر کیا گیا ہے اور لکھا تھا کہ ابن مسعود انگریزوں کا وظیفہ خوار ہے۔ اسلام کی نہیں بلکہ صلیب کی لڑائیاں لڑتا ہے۔

(روزنامہ سیاست بابت ۱۹ ستمبر ۱۹۲۰ء)

تاریخ نجد و حجاز میں صفحہ ۱۷۷ پر ہے۔

۴۲ علمائے عرب نے شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد باطلہ کے رد میں کتابیں لکھیں۔

عثمان بن بشر نجدی متوفی ۱۲۸۸ھ تصنیف کا نام عنوان المجد فی تاریخ نجد کے صفحہ ۱۲۳ پر ہے۔

وہابیوں نے طائف پر حملہ کیا وہاں طائف کی گلیوں اور بازاروں کو مسلمانوں کی لاشوں سے بھر دیا ان کا متاع و مال لوٹ کر نجد لے گئے۔

مسعود عالم ندوی نے تصنیف محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۷۷ پر لکھا ہے۔

وہابیوں نے کربلا پر حملہ کر دیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قبہ اور قبر کو گرا دیا۔ شہر سے سارا مال و متاع لوٹ لیا اور دو ہزار آدمیوں کو قتل کیا گیا۔

شیخ نجدی کے والد عبدالوہاب صحیح العقیدہ سنی عالم تھے اور شیخ نجدی کے عقائد و اعمال سے بے زار تھے۔

شیخ نجدی کے بھائی سلیمان بن عبدالوہاب نے شیخ نجدی کی کتاب التوحید اور اس کے عقائد باطلہ کے خلاف کتاب لکھی جس کا نام الصواعق الالھیہ ہے۔

چند دلائل کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ غیر اللہ کو پکارنا شیخ نجد کے نزدیک کفر ہے۔

سلیمان بن عبدالوہاب جواب میں لکھتا ہے۔ طبرانی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ابن قیم نے الکلم الطیب میں بیان کیا ہے۔ علامہ نووی نے کتاب الاذکار میں ذکر کیا ہے۔ کہ اگر کسی شخص کی سواری جنگل میں گم ہو جائے کہ وہ ندا کرے۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

امام احمد بن حنبل نے سفر میں اس حدیث پر عمل کیا اور اس ندا کو جائز سمجھا ہے۔

۲۔ صحیح بخاری میں معاویہ بن سفیان سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس شخص سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے۔ اس کو دین میں فقیہ بنا دیتا ہے اور یہ امت ہمیشہ صحیح دین پر رہے گی یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔

شیخ نجد کہتا ہے کہ چھ سو سال سے امت مسلمہ شرک و کفر میں مبتلا ہے۔

۳۔ بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ نجد سے شیطان کا سینگ نکلے گا وہ سینگ محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے۔ جو کہ بدعقیدہ ہے۔

۴۔ بخاری و مسلم میں حدیث ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خوف نہیں ہے کہ میرے بعد تم مشرک ہو جاؤ گے بلکہ مجھے خوف ہے کہ دنیا کی محبت میں ڈوب جاؤ گے۔

اس حدیث کے خلاف شیخ نجد کا عقیدہ ہے۔ کہ وہابیوں کے سوا سارے لوگ مشرک و کافر ہیں۔

۵۔ مسلم شریف میں حدیث ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں اس کی پرستش کی جائے لیکن وہ مسلمانوں کا آپس میں لڑاتا رہے گا۔

لیکن شیخ نجد کا عقیدہ ہے مکہ و مدینہ کے لوگ مشرک و کافر ہیں۔ ان کا قتل کرنا جائز اور مال لوٹنا جائز ہے اور انہیں لونڈی غلام بنالینا جائز ہے۔

٦۔ امام احمد اور امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا اور اس کو صحیح قرار دیا۔ امام نسائی اور ابن ماجہ نے عمرو بن عاص سے روایت کیا کہ شیطان شہر مکہ میں بت پرستی سے مایوس ہو چکا ہے۔

لیکن وہابیوں نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور وہاں لوگوں کو قتل کیا کہ یہ لوگ مشرک ہیں۔

شیخ نجد نے اپنی کتاب کشف الشبھات صفحہ ۲۰، ۲۱ پر خود لکھا ہے۔

ان لوگوں کا توحید کو مان لینا انہیں اسلام میں داخل نہیں کرتا اور ان لوگوں کا انبیاء اور فرشتوں سے شفاعت طلب کرنا اور ان کی تعظیم سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہنا ہی وہ سبب ہے جس نے ان کے قتل اور اموال لوٹنے کو جائز کر دیا ہے۔

علامہ جمیل عراقی اپنی کتاب الفجر الصادق صفحہ ۲۱، ۲۲ پر وہابیہ کے لرزہ خیز مظالم کا ذکر کرتا ہے۔

وہابیہ کے بدترین مظالم میں سے ہے کہ انہوں نے طائف پر غلبہ پا کر قتل عام شروع کر دیا یہاں تک کہ بوڑھوں تک سب کو تہہ تیغ کر دیا۔ ماں کے سامنے اس کے شیر خوار بچے کو ذبح کر دیا ایک جگہ لوگ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ ان سب کو قتل کر دیا۔ مسجد میں نمازیوں کو عین حالت نماز میں قتل کر دیا۔

ایک دن دوسوستر مسلمانوں کو قتل کیا دوسرے اور تیسرے دن بھی اسی طرح کیا۔ تیسرے دن اہل طائف کو دھوکے سے بلایا اور امان دینے کے بہانے ان سے ہتھیار لے لیے پھر ان کو برفانی وادی میں لے گئے اور مردوں، عورتوں کے کپڑے اتروا کر ان کو برفانی وادی میں تڑپتا چھوڑ گئے۔ قرآن کریم بخاری و مسلم کے نسخے اور فقہ کی کتابیں زمین پر پھینک دیں۔ پھر سارے شہر کو آگ لگا کر چٹیل میدان بنا دیا۔

یہ واقعہ ۱۲۱۷ھ میں ہوا۔

دیوبندیوں کے مشہور محدث انور شاہ کشمیری فیض الباری میں لکھتے ہیں:

اما محمد بن عبدالوہاب نجدی فکانہ رجلا بلید اقلیل العلم فکان یتسارع الی الحکم بالکفر۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی نہایت بیوقوف اور کم علم شخص تھا اور مسلمانوں پر کفر لگانے میں بہت تیز تھا۔

(فیض الباری صفحہ ۱۷۱)

خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی نے علماء مدینہ کے سوالات کے جواب میں کتاب التصدیقات لدفع التلبیسات لکھی جس کی تصدیق وتائید اشرف علی تھانوی، شبیر احمد عثمانی، حبیب الرحمن دیوبندی اور دیگر اکابر دیوبند نے کی۔

علماء مدینہ کا سوال یہ تھا:

محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال وآبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے۔

جواب:

ہمارے نزدیک ان کا وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے۔ شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان ومال حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں۔ ان کا حکم باغیوں جیسا ہے پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے کہ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ابن عبدالوہاب کے تابعین سرزمین نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔ اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔

(التصدیقات لدفع التلبیسات صفحہ ۱۸-۱۹)

تاریخ نجد وحجاز کے صفحہ ۲۳۲ پر ہے۔

عبدالعزیز بن مسعود موجودہ امیر نجد نے مکہ معظمہ پر قابض ہونے کے بعد اپنے مخصوص عقائد کے پراپیگنڈہ کے سلسلہ میں مجموعۃ التوحید کو شائع کر کے گزشتہ حج کے موقع پر تقسیم کیا اور ایک مستقل رسالہ الھدیۃ السنیہ کے نام ابن مسعود کے حکم سے شائع کیا گیا۔

ان رسائل میں موجود وہابیہ عقائد کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔کافروں کی مدارات کرنے والا کافر

۲۔کافروں کے کہنے پر عمل کرنے والا کافر

۳۔کافروں سے کسی امر میں مشورہ کرنے والا کافر، کافروں کے پاس بیٹھنے اور ان کے ہاں جانے والا کافر

۴۔کافروں کی خیر خواہی کرنے والا کافر

۵۔علم طب جاننے والے کو حکیم کہنے والا کافر

۶۔کافروں کے ملک میں ان کے ساتھ رہنے والا کافر

شاہ مسعود اور عبدالعزیز انگریزوں کا پٹھو اور وظیفہ خوار ہونے کی وجہ سے اپنے ہی فتوی سے کافر ہو گیا۔

۱۹۵۵ء میں شاہ مسعود نے بھارت کا دورہ کیا اور پنڈت جواہر لال نہرو نے ۱۹۵۶ء میں سعودیہ کا دورہ کیا نہرو۔ کے نعرے لگائے۔نہرو کو ریاض کے ایک سکول لے جایا گیا جہاں طلباء گرودیوٹیگور کی گیتا نجلی کے بھجن ملکر گا رہے تھے۔

غالباً ۲۰۲۳ء میں موجودہ شاہ سلیمان کے دور میں امریکہ کے صدر ٹرمپ نے سعودیہ کا دورہ کیا اس کے سامنے تلوار سے رقص پیش کیا۔سونے کی تلوار تحفے میں دی۔ٹرمپ کی بیوی سے ہاتھ ملایا۔

امریکہ کے حکم پر سعودیہ میں سینما اور جوئے خانے کھولے گئے۔امریکہ کی غلامی امریکہ کے ڈر سے کی جارہی ہے کہ کہیں امریکہ جمہوریت کا نعرہ نہ لگادے اور الیکشن کی صورت میں بادشاہی چلی جائے گی۔

دیوبندی مودودی ماہنامہ تجلی دیوبند جس کا ایڈیٹر برادرزاہ شبیر احمد عثمانی فاضل دیوبند لکھتا ہے۔ بھارت کا صدر

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے دارالعلوم دیوبند کا دورہ کیا۔ جولائی ۱۹۵۶ء میں دورہ کیا۔ صدر کی آمد پر احتراماً سارا مجمع کھڑا ہوگیا۔ وطنی ترانہ بندے ماترم پڑھا گیا۔ علماء وطلباء ترانہ کے اختتام تک کھڑے رہے۔

مولانا مدنی نے مختصر تقریر کی کہ ہم غریب، فقیر، بے نوا ہیں۔ عالی جناب صدر جمہوریہ نے اپنی تشریف آوری سے نواز کر ہمیں نہایت درجہ ممنون فرمایا۔ مفتی محمد طیب نے سپاس نامہ پیش کیا۔ صدر جمہوریہ بھارت نے ایک ہزار روپیہ چندہ دیا۔

اگلے دن جلسہ کی کامیابی پر مفتی محمد طیب نے مٹھائی تقسیم کی بلکہ جلسہ عام میں صدر راجندر پرشاد کی خوش اخلاقی فراخ نظری، روحانیت، شفقت، جود وسخا، انسانیت پروری حلم و رافت اور بندہ نوازی کو بڑے وزنی الفاظ میں بہت مسرت ودلی جوش کے ساتھ سراہا۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند اگست، ستمبر ۱۹۵۷ء)

اندرا گاندھی کا جشن صد سالہ دیوبند میں استقبال کیا گیا۔ اندرا گاندھی کرسی صدارت پہ بیٹھی اور علماء دیوبند نیچے بیٹھے ابن مسعود کے فتوی سے کافر کی تعظیم وتکریم کی وجہ سے کافر ہو گئے۔

احادیث کی روشنی میں اسلامی جہاد کے بھی آداب ہیں۔

لشکر اسلام کا سپہ سالار کافروں کو دعوت اسلام دے اگر وہ قبول نہ کریں پھر جزیہ دینے کا حکم کرے اگر قبول نہ کرے تو پھر جنگ شروع کی جائے۔ اس جنگ میں بچوں، عورتوں اور بوڑھے مرد وعورت کو قتل نہ کیا جائے گا۔ وہ پادری جو چرچ میں بیٹھا ہے اسے قتل نہ کیا جائے گا۔ جو کافر سپاہی میدان جنگ میں تلوار رکھ دے اس سپاہی کو بھی قتل نہ کیا جائے گا لیکن وہابی فوج نے طائف میں شیر خوار بچے کو ماں کے سامنے ذبح کردیا۔ کیا شیر خوار بچہ قبروں پر جاتا تھا طائف کی مسجد میں رکوع وسجدہ کرنے والوں کو قتل کردیا۔

مکہ مکرمہ حدود حرم میں طواف کرنے والے مسلمانوں کو قتل کیا جبکہ شرعاً حدود حرم میں جنگ کرنا حرام ہے۔ صرف رسول پاک ﷺ کے لیے فتح مکہ کے موقع پر مخصوص وقت میں اجازت تھی۔ پھر اس کے بعد قیامت تک حدود حرم میں جنگ کرنا حرام ہے۔ مولوی حسین احمد دیوبندی نے اپنی کتاب شہاب ثاقب کے صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے کہ مکہ

ومدینہ میں ہزاروں آدمی اس کے اوراس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

تبصرہ: مسلمان مقتول ہی کوشہید کہا جاتا ہے۔شہید کا قاتل پکا جہنمی ہے۔

قرآن پاک کا حکم ہے: (پارہ۔۵۔آیت نمبر ۹۳)

ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جهنم خالدا فیها وغضب الله علیه ولعنه واعدله عذابا عظیما۔

جوکسی مومن کو عمداً قتل کرے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اس پر اللہ تعالٰی کا غضب اور لعنت ہے اور اس کے لیے عذاب عظیم تیار ہے۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی نے تصدیقات لدفع التلبیسات میں لکھاہے۔کہ خوارج ایک جماعت ہے۔ شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی۔

تبصرہ:

خلیل احمد دیوبندی کے نزدیک شیخ نجد اوراس کی فوج خارجی ہیں۔ترمذی میں حضور ﷺ کا فرمان ہے :

انهم کلاب جهنم

خارجی جہنم کے کتے ہیں۔

یمرقون من الدین۔ دین اسلام سے خارج ہیں۔

علامہ شامی نے بھی شیخ نجد کو خارجی لکھاہے۔

جووہابی مورخ شیخ نجد خارجی کو شیخ الاسلام داعی الی الحق انصاف کرنے والاحکمران لکھے وہ مورخ بھی یقیناً جہنمی ہے

اب علماء دیوبند کا دھرا کردار، دوغلہ پالیسی، منافقت کا کوہ ہمالیہ ۔ملاحظہ فرمائیں۔

شہاب ثاقب میں مولوی حسین احمد دیوبندی لکھتاہے کہ شیخ نجد ظالم، باغی، خونخوار، عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ رکھتا تھا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتاہے۔وہابیوں کے عقائد عمدہ ہیں۔

ایک دیو بندی لکھتا ہے عقائد باطلہ، دوسرا کہتا ہے عقائد عمدہ

انصاف پسند قاری فیصلہ کرے ان دونوں میں ایک تو ضرور بضرور جھوٹا اور کاذب ہے۔

اور کاذب کے بارے میں قرآن کا فیصلہ: **لعنت اللّٰہ علی الکذبین۔**

جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

شیخ نجد محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کتاب التوحید کے نام سے کتاب لکھی جس میں یہ لکھا کہ

من توسل بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقد کفر

جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کی وہ کافر ہے۔

میرے سامنے اس وقت ایک چھوٹا کتابچہ پڑا ہے جس کا سرفہرست عنوان ہے۔ عقائد علماء دیوبند۔ اور اس کتابچہ کے آخر میں سینکڑوں علماء دیوبند کے تصدیقی دستخط ہیں۔ اس کتابچہ کے صفحہ ۶ پر وسیلہ کا حکم لکھا ہے کہ دعا میں انبیاء علیھم اور اولیاء اللہ کا وسیلہ جائز ہے۔ ان کی حیات میں بھی اور وفات کے بعد بھی۔

مثلاً یوں کہے کہ یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ دعا کی قبولیت چاہتا ہوں۔

شیخ نجد کے نزدیک یہ عقیدہ کفریہ ہے۔ شیخ نجد کے فتوی کی رو سے سارے علماء دیوبند کافر ہیں۔

جو دیوبندی شیخ نجد کو شیخ الاسلام کہتے ہیں اس کے عقائد کو عمدہ کہتے ہیں وہ اپنی اس فکر پر نظر ثانی کریں۔

مقام حیرت ہے۔ مولوی حسین احمد دیوبندی نے اپنی کتاب شہاب ثاقب میں شیخ نجد کو ظالم، باغی، خونخوار، عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ رکھتا تھا۔ جہاں وہابیہ کا لفظ لکھا ہے وہاں ان کو وہابیہ خبیثہ لکھا۔

لیکن مولوی اسماعیل دہلوی جو شیخ نجد کا عاشق صادق اور سچا پیروکار ہے اور شیخ نجد کی کتاب توحید کا ترجمہ تقویت الایمان کتاب کے نام سے کیا اور پورے ہندوستان میں وہابیت کی آگ بھڑکائی ۱۵۰ سو سال گزر گئے اب ۲۰۲۵ء کا سال عیسوی ہے وہ آگ وہابیت کی بھڑک رہی ہے بلکہ دن بدن تیز ہو رہی ہے۔

اب مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویت الایمان میں ان کا عقیدہ ملاحظہ کریں۔

۱۔ غیب کی خبریں جاننے میں انبیاء و شیطان برابر ہیں۔ (تقویت الایمان صفحہ ۸)

۲۔ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ، جبرائیل و محمد کے

برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویت الایمان صفحہ ۳۵)

تبصرہ:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبین بنایا کیا اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف کروڑوں محمد پیدا کر ڈالے گا جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

۳۔ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔

صفحہ ۵۴ پر لکھتا ہے۔ سب انبیاء، اولیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

تبصرہ:

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: **کان عند اللہ وجیھا۔**

موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نزدیک عزت و آبرو والے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وجیھا فی الدنیا والآخرۃ**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا و آخرت میں عزت والے ہیں۔

۴۔ جس کا نام محمد و علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ (تقویت الایمان صفحہ ۴۷)

تبصرہ: رب تعالیٰ فرماتا ہے: **انا اعطینک الکوثر۔**

۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کر کے یہ جملہ لکھا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

۶۔ اولیاء و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہیں۔ (تقویت الایمان صفحہ ۶۸)

تبصرہ:

بڑے بھائی کی توہین کرد تو گناہ ہے جب کہ انبیاء کرام کی توہین کفر و ارتداد ہے۔

۷۔ جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔

(تفویت الایمان صفحہ ۷۲)

تبصرہ:

گاؤں کے چودھری سے تشبیہ دے کر حضور ﷺ کی شان کرکم کر رہا ہے۔

۸۔غیب کی بات اللہ ہی جانے رسول کو کیا خبر۔

سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے ازالۃ الریب کے صفحہ ۳۳ پر لکھا ہے کہ جو انبیاء کرام سے خبر غیب کی نفی کرے وہ ملحد و زندیق ہے۔

سرفراز کے فتوی سے اسماعیل دہلوی ملحد و زندیق ہے۔

۹۔آنے والے واقعات کے بارے میں خبر دینے والے چھوٹے بڑے سب نادان اور جاھل ہیں۔

تبصرہ:

بخاری شریف میں حضرت عمر راوی ہیں۔

حضور ﷺ نے ہمارے اندر کھڑے ہو کر مخلوق کی ابتداء سے لے کر انتہا تک جنتیوں کے جنت میں جانے تک اور جہنمیوں کے جہنم رسید ہونے تک سب کچھ بیان کر دیا۔

قام فینا رسول اللہ ﷺ فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم۔

اسماعیل دہلوی نے انبیاء کرام کو نادان و جاھل کہا۔

۱۰۔حضور ﷺ کی عام بشر جیسی تعریف کرو سو اس میں بھی اختصار کرو۔

تبصرہ:

رب تعالی فرماتا ہے: **ورفعنا لک ذکرک** ۔ اے حبیب ﷺ ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا

حدیث قدسی: **اذا ذکرت ذکرت معی** ۔ جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر ہوگا۔

قرآن پاک میں: **تعزروہ وتوقروہ**۔ نبی ﷺ کی تعظیم و اکرام کرو۔ اس کی تعظیم و توقیر کرو۔

امام شرف الدین بوصیری نے کہا ہے:

دع مادعت النصاری فی نبیهم
واحکم بماشئت مدحا فیه واحتکم

نصاری کی طرح خدا یا خدا کا بیٹا نہ کہو ۔اس کے علاوہ جو تعریف کر سکتے ہو کرو۔

۱۱۔تقویت الایمان صفحہ ۲۶ پر کہتا ہے ۔اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا جو کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض ناانصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیا جائے۔

تبصرہ:

اللہ تعالیٰ کو بڑا شخص کہا اور انبیاء کرام کو ناکارہ یہ گستاخی کا کلمہ ہے۔

رب تعالیٰ کا فرمان ہے: **وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔**

۱۲۔صراط مستقیم کتاب میں اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے۔

نماز میں حضور ﷺ کا تصور بیل اور گدھے کے تصور سے بدتر ہے۔

تبصرہ:

جبکہ صحابہ کرام کا عمل ہے کہ وہ نماز میں بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے رہتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق کا عمل ہے۔ حالت نماز میں اللہ کے رسول کے لیے مصلی چھوڑ کر پیچھے صف میں آ گئے۔

۱۳۔اسماعیل دہلوی نے کفر کی ایسی مشین چلائی کہ اپنے آپ کو بھی، اپنے پیروں کاروں کو بھی کافر قرار دے دیا۔

تقویت الایمان صفحہ ۳۰۔ایک حدیث بیان کی جس کا خلاصہ یہ ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا کہ سب بندے جن کے دل میں تھوڑا سا بھی ایمان ہو گا وہ مر جائیں گے اور وہی لوگ رہ جائیں گے جن کے دلوں میں کچھ بھلائی نہ ہوگی ۔اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اسماعیل دہلوی لکھتا ہے۔

سو پیغمبر خدا فرمانے کے موافق ہوا۔

تبصرہ:

ہوا چل گئی مومن مر گئے صرف روئے زمین پہ کافر رہ گئے ۔اس فتوی کی رو سے اسماعیل اوراس کے ہمنوا بھی کافر ہو گئے۔

یہاں بھی دیو بندی حضرات کی دوغلہ پالیسی منافقانہ طرز عمل ملاحظہ ہو۔

شیخ نجد محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں مولوی حسین احمد دیو بندی نے شہاب ثاقب میں خلاف لکھا ہے۔

ظالم، باغی، خونخوار، عقائد باطلہ اور خیالات باطلہ رکھتا تھا۔

خلیل احمد دیو بندی نے بھی تصدیقات لدفع التلبیسات میں شیخ نجد کو خارجی اور مسلمانوں کو شہید کرنے والا لکھا ہے۔

شیخ نجد کے پیروکار سچے عاشق مولوی اسماعیل دہلوی اس کی کتاب توحید کا ترجمہ تقویت الایمان کے نام سے کیا اور وہابیت کی آگ پورے ہندوستان میں بھڑکائی۔ کسی دیو بندی نے اسماعیل کے خلاف ایک لفظ نہیں لکھا۔

بلکہ وہاں مورخین نے اسے مجاہد اعظم ،شہید اعظم جیسے القاب دیئے ہیں بلکہ اس کی تعریف میں آسمان وزمین کے قلابے ملا کر تاریخ کو مسخ کیا اور اصل حقائق پر جھوٹ کے پردے ڈالے۔

یہ حقیقت ہے۔شیخ نجد بھی انگریز کا آلہ کار تھا اور اسماعیل دہلوی بھی انگریز کا آلہ کار تھا۔

وہابی مولوی محمد جعفر تھانیسری کا بیان ہے۔

کلکتہ میں وعظ کے دوران کسی نے مولوی اسماعیل سے پوچھا کہ سرکار انگریزی سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں تو مولوی اسماعیل نے جواب دیا۔ایسی بے رو رعایا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح جہاد کرنا درست نہیں ہے۔

(سوانح احمدی)

حیات طیبہ کا حوالہ ہے۔کلکتہ میں کسی شخص نے مولوی اسماعیل سے سوال کیا کہ آپ انگریز کے خلاف جہاد کا فتوی کیوں نہیں دیتے۔جواباً کہا ان پر جہاد کسی طرح واجب نہیں۔ بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔ (بحوالہ حیات طیبہ)

سید احمد کا اعلان۔ ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلاسبب گرادیں

(بحوالہ تواریخ عجیبہ صفحہ ۹۱)

متعصب وہابی مرزا حیرت دہلوی اپنی کتاب ۔حیات طیبہ صفحہ ۳۵۵ پر لکھتا ہے ۔ اسماعیل کے مجاہدین ۔ان کی سختیاں حد سے زیادہ بڑھ گئیں اور بعض اوقات بیوہ خواتین کو مجبور کرتے تھے کہ ان سے نکاح کرلیں ۔اکثر خواتین جو بعض حالات میں نکاح ثانی کرنا پسند نہ کرتیں ۔زبردستی مسجد میں لے جا کر نکاح پڑھا جاتا۔ (حیات طیبہ)

تبصرہ:

سوال یہ ہے کہ زبردستی عورت کی مرضی کے بغیر کیا شرعاً نکاح ہوتا ہے؟؟

تاریخ ہزارہ، انوار آفتاب صداقت۔ صفحہ ۵۱۹

فریادالمسلمین صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے۔

جرگہ یوسف زئی کے پٹھان جو سکھوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے تیار تھا اور مولوی اسماعیل کے حامی ہو چکے تھے ان کے خاندانوں میں رواج تھا کہ یہ لوگ اپنی لڑکیوں کی شادی دیر سے کرتے تھے ۔مولوی اسماعیل نے خلیفہ سید احمد کو اس امر کی اطلاع دی تو خلیفہ صاحب نے ان پٹھانوں پر شرعی حکومت کا زور دیکر ان کی لڑکیوں میں سے بیس (۲۰) لڑکیاں اپنے پنجابی ہمراہیوں کے ساتھ بیاہ دیں اور کچھ پٹھانوں کو راضی کر کے دو لڑکیوں کا نکاح خود کر لیا۔ اس معاملہ سے تمام یوسف زئی جرگہ میں مولوی اسماعیل اور سید احمد کے متعلق نفرت پھیل گئی اور ان لوگوں نے سید احمد کی بیعت توڑ دی اور اپنی لڑکیاں واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ مولوی اسماعیل وغیرہ نے انکار کیا تو سید احمد اور اسماعیل نے ان پٹھانوں پر کفر کا فتوی صادر کر کے ان سے جہاد کرنا فرض قرار دے دیا۔ ادھر پٹھانوں نے تنظیم قائم کر لی ۔ادھر پنجابیوں نے مقابلہ کیا بالآخر پٹھان غالب ہوتے نظر آئے تو ایک روز مولوی اسماعیل خود پٹھانوں سے مقابلے کے لیے نکلے ۔ایک یوسف زئی پٹھان نے ایسی گولی چسپ کی کہ سب سے اول اسماعیل ہی کا خاتمہ ہو گیا اور وہ وہیں ختم ہو گیا۔

تبصرہ:

یہ تاریخی حوالہ بتا رہا ہے اسماعیل دہلوی پٹھانوں کے ہاتھوں مارا گیا ۔اس لیے اعلیٰ حضرت بریلوی نے کہا ہے:

وہ جسے وہابیہ نے دیاہے لقب شہید و ذبیح کا

وہ شہید لیلائے نجد تھا وہ ذبیح تیغ خیار ہے

تذکرۃ الرشید جلد ۳۔ صفحہ ۲۷۰ پر ہے۔

سید احمد نے پہلا جہاد یار محمد خان حاکم یاغستان سے کیا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کرنے کا قائل تھا چونکہ نجدی کی کتاب توحید سے متاثر ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے عقائد کو مشرکانہ سمجھتا تھا۔

مرزا حیرت دہلوی نے اپنی کتاب حیات طیبہ صفحہ ۳۵۵ پر لکھا ہے۔

بعض اوقات بیوہ خواتین کو مجبور کرتے تھے ان سے نکاح کرلیں۔ اکثر خواتین جو بعض حالات میں نکاح ثانی کرنا پسند نہ کرتیں زبردستی مسجد میں لے جاکر نکاح پڑھا جاتا۔

مرزا حیرت کا یہ تاریخی حوالہ بتا رہا ہے۔ اسماعیل دہلوی کے شہوت پرست مسٹنڈے پٹھانوں کی لڑکیوں کو زبردستی اٹھالاتے جسکی وجہ سے پٹھانوں نے اسماعیل دہلوی کو قتل کردیا۔

اسماعیل دہلوی اور سید احمد انگریز کے ایجنٹ تھے ثبوت یہ ہے۔

وہابی مولوی ابوالحسن ندوی اپنی کتاب سیرت احمد صفحہ ۱۹۱ جلد ا۔ پر لکھتا ہے۔

کہ انگریز گھوڑے پہ سوار چند پالکیوں پر کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا پادری صاحب (سید احمد) کہاں ہیں حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں موجود ہوں۔ انگریز گھوڑے پر سے اترا اور ٹوپی ہاتھ میں لیے کشتی پر پہنچا اور مزاج پرسی کے بعد کہا تین روز سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کردیئے تھے کہ آپ کی اطلاع کریں۔ آج انہوں نے اطلاع کی کہ اغلب یہ ہے کہ حضرت قافلہ کے ساتھ تمہارے مکان کے سامنے پہنچیں یہ اطلاع پاکر غروب آفتاب تک کھانے کی تیاری میں مشغول رہا۔ تیار کرانے کے بعد لایا ہوں۔ سید صاحب نے حکم دیا کہ کھانا برتنوں میں منتقل کرلیا جائے۔ کھانا لیکر قافلہ میں تقسیم کردیا گیا اور انگریز دو تین گھنٹے ٹھہر کر چلا گیا۔

(بحوالہ سیرت احمد)

سرسید نے ایک اور دلچسپ واقعہ کا ذکر کیا ہے۔

دھلی کے ایک ہندو مہاجن نے جس کے پاس جہادیوں کی امدادی رقمیں جمع تھیں کچھ غبن کیا تو مولانا محمد اسحاق نے مسٹر ویم فریزر کمشنر دھلی کے اجلاس میں نالش کردی اور مدعی کے حق میں ڈگری ہوئی۔ وصول شدہ رقم پھر دوسرے

ذریعہ سے

سرحد کو بھیجی گئی (ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک)

مولوی اسماعیل پانی پتی مقالات سرسید حصہ شانزدھم صفحہ ۳۴۹ کے حاشیہ پر لکھتا ہے ہم ان ہم عصر کے بیانات کی موجودگی میں اب ایک سو سترہ سال بعد کہنا کہ نہیں حضرت سید احمد انگریزوں کے خلاف جہاد کا عزم بالجزم رکھتے تھے ایک ایسا ہی دعوی ہے جو اپنے ساتھ عقلی یا نقلی دلیل نہیں رکھتا۔

لارڈ کلایو و لارڈ ھسٹنگز کے ایجنٹ۔ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی سید احمد و اسماعیل کے متعلق خود دیوبندی مصنف ابوالحسن و جعفر تھانیسری لکھتے ہیں۔

اتنے میں دیکھتے ہیں کہ ایک انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں پر کھانا رکھے (سید احمد و اسماعیل) کی کشتی کے قریب آیا۔ سید صاحب نے حکم دیا کھانا برتنوں میں منتقل کر لیا جائے۔

سیرۃ سید احمد مصنف ابوالحسن ندوی و سوانح احمد جعفر تھانیسری خلیفہ سید احمد لارڈ لٹن کے چمچے۔ دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوھی اور مولوی قاسم نانوتوی کے متعلق خود ان کا شاگرد مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتا ہے۔ جب امام ربانی رشید گنگوھی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم نانوتوی و حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں (مجاہدین) سے مقابلہ ہو گیا یہ نبرد آزما جتھہ اپنی سرکار (انگریزی) کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا۔

(تذکرۃ الرشید مصنفہ عاشق الٰہی میرٹھی صفحہ ۴۷)

لارڈ چیمسفورڈ لارڈ ریڈنگ کا نمک خوار دیوبندیوں کے پیشوا تھانوی کے متعلق خود مولوی شبیر احمد عثمانی کہتا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی کے متعلق بعض لوگوں کو کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ (مکالمۃ الصدرین)

لارڈ ویول کے جاسوس۔

کلکتہ میں جمعیت علماء اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی۔

(مکالمۃ الصدرین مولوی شبیر احمد عثمانی)

وہابی مورخین نے تاریخ کو انتہاء درجہ تک مسخ کیا۔ جو فسادی تھا اسے مصلح لکھ دیا جو راہزن تھا اسے رہبر لکھ دیا جو چور تھا اسے جج بن دیا۔ جو مقتول تھا اسے شہید لکھ دیا۔

خرد کا نام رکھ دیا جنوں ، جنوں کا نام خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

بعض وہابی مولویوں نے حق بات بھی لکھ دی۔ مولوی غلام نبی فاضل دیوبند ساکن فورٹ عباس لکھتا ہے۔
آپ حضرات کی نظر کبھی اپنی کتابوں پر نہیں پڑی؟ اگر آپ کو مسائل معلوم تو آپ نے ان کے خلاف کبھی آواز اٹھائی آپ کو تو پہلی فرصت میں یہ مسائل ان کتابوں سے کھرچ دینے چاہئے تھے تاکہ مسلمان گمراہ نہ ہوں لیکن آپ نے کبھی ادھر التفات ہی نہیں کیا۔
محترم حضرات ذرا غور فرمائیے آپ کس شغل میں منہمک ہیں
مسلمانوں کو کس گڑھے میں دھکیل رہے ہیں پھر اپنے انجام پر بھی نگاہ رکھئے آخر سب کچھ یہ دنیوی چار دیواری ہی تو نہیں ایک ایک لفظ کے جواب دینے کا وقت آرہا ہے اس وقت کیا کہہ کر گلو خلاصی کا سوچ رکھا ہے۔ دنیا والوں کو تاویلوں اور تحریفوں سے دھوکہ دہی سے بہکایا جاسکتا ہے کیا خبیر و دانا کو بھی فریب دیا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ تسنیم لاہور ۱۸۔ اگست ۱۹۸۵ء)

مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی تقویت الایمان کے بارے میں لکھا کہ اس کا لہجہ گستاخانہ ہے۔ اب جو بعض لوگوں کی عادت ہے کہ ان الفاظ کو بلاضرورت استعمال کرتے ہیں یہ بے شک بے ادبی اور گستاخی ہے۔

(امداد الفتاوی جلد نمبر ۴۔ صفحہ ۱۵۵)

انور شاہ کشمیری دیوبندی کے ملفوظات میں تقویت الایمان کے بارے میں ہے میں اس کتاب سے راضی نہیں ہوں صرف اس کتاب کی وجہ سے بہت سے اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ صفحہ ۲۴
مولوی رشید احمد گنگوہی کہتا ہے۔ تقویت الایمان اچھی کتاب ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

(فتاوی رشیدیہ)

دیکھ لو۔ دیوبندی کی دوغلہ پالیسی۔ ایک کہتا ہے میں اس کتاب سے راضی نہیں۔ دوسرا کہتا ہے۔ عمدہ کتاب ہے۔

یاللعجب ۔یہ حوالہ بھی ملاحظہ کریں۔اسماعیل دہلوی کو قتل تو پٹھانوں نے کیا اور دفن سکھوں نے کیا۔

مولوی اسماعیل کے بالاکوٹ میں مرجانے کے بعد ان کے مزارات بنانے کا انتظام معتقد سکھوں نے کیا۔

فرمایا کہ آدمیوں نے حضرت کا بدن پایا۔سر کو بموجب وصیت کے جدا کر دیا گیا تھا نہیں ملا۔امر سنگھ نے بتعظیم و اکرام عام مزار تیار کیا۔

(حوالہ:امداد المشتاق مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ ۱۴)

سید احمد کے بارے میں وہابی مورخ لکھتے ہیں۔شاہ جی غائب ہو گئے۔

کبھی کبھی کسی وہابی مولوی کو دیدار کرا بھی دیتے ہیں۔

شیعہ حضرات کے امام غائب کی طرح وہابیوں کا امام بھی غائب ہے۔۔۔۔اور بالاکوٹ میں جعلی قبر بھی بنا رکھی ہے۔

اسماعیل دہلوی رفع یدین بھی کرتا تھا۔شاہ عبدالعزیز کے منع کرنے کے باوجود غیر مقلد۔غیر مقلدین کو مولوی حسین احمد دیوبندی نے اپنی کتاب شہاب ثاقب میں طائفہ شنیعہ لکھا ہے۔

شہاب ثاقب صفحہ ۶۲ پر ہے۔

"چنانچہ غیر مقلدین ھند اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ھیں۔"

اسماعیل دہلوی نے ایک کتاب صراط مستقیم بھی لکھی ہے۔اس کتاب میں جو عقیدہ و عمل لکھا ہے۔تفویت الایمان میں بالکل اس کے خلاف اور الٹ لکھا ہے۔دوغلہ پالیسی ملاحظہ ہو۔

پیر مغاں سے دوستی اور شیخ سے یارانہ بھی
رند کے رند رہے اور ہاتھ سے جنت نہ گئی

مولوی مرتضی حسن اپنے رسالہ توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد میں کہتے ہیں۔صراط مستقیم شاہ اسماعیل کی تصنیف ہے۔صراط مستقیم اور تفویت الایمان کا تعارض و تضاد ملاحظہ ہو۔

ا۔صراط مستقیم میں کہتا ہے کہ اولیاء کرام کو عالم مثال اور عالم شہادت میں تصرف کرنے کا مکمل اختیار ہوتا ہے۔ان کو حق حاصل ہے کہ وہ کہیں عرش سے لیکر فرش تک ہماری حکومت ہے۔صفحہ ۵۴۔فارسی۔اسی کتاب میں دوسری جگہ کہتا ہے۔اولیاء کرام کا شمار ملائکہ مدبرات میں ہوتا ہے اور اولیاء کرام کے احوال کو ملائکہ کے احوال پر قیاس کرنا

چاہئے۔ صفحہ ۱۳۶

صراط مستقیم صفحہ ۲۴ پر کہتا ہے کہ جو شخص یا حی یا قیوم کا وظیفہ پڑھے اس کو عرش، کرسی، زمین و آسمان کے تمام مقامات اور جنت و دوزخ اور لوح محفوظ پر اطلاع ہو جاتی ہے۔ تفویت الایمان کے صفحہ ۲۷ پر لکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جو قبر میں معاملہ کرے گا اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا حال۔

صراط مستقیم صفحہ ۱۲۵ پر کہتا ہے۔ عارف تمام جہان کو اپنے اندر دیکھتا ہے۔

تفویت الایمان صفحہ ۵۷ پر کہتا ہے۔ اللہ صاحب کی ہی شان ہے کہ درخت کے پتے گن دے۔

صراط مستقیم صفحہ ۱۷۵ میں لکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سید احمد کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جو بھی تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اگرچہ لاکھوں ہی کیوں نہ ہوں میں سب کو کفایت کروں گا۔

تفویت الایمان صفحہ ۲۷ پر کہتا ہے۔ تمام انبیاء کو بھی اپنے انجام سے بے خبر ٹھہرا دیا۔

صراط مستقیم صفحہ ۱۳۵ میں حدیث قدسی کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس مقام کے لوازمات میں سے ہے۔ خوارق کا صادر ہونا دعاؤں کا مستجاب ہونا اور آفتوں بلاؤں کا دور کرنا۔

تفویت الایمان صفحہ ۲۶ پر لکھتا ہے۔ کہ کسی نبی ولی کو اللہ نے مشکل میں دستگیری کی طاقت نہیں دی جو ان کو ایسا سمجھے خواہ ذاتی قدرت سے یا عطائی سے وہ مشرک ہے۔

صراط مستقیم صفحہ ٦٦ پر لکھتا ہے۔ کہ بادشاہوں کی بادشاہی اور غوثیت ابدالیت قطعیت میں ائمہ اہل بیت کا وہ دخل ہے جو عالم ملکوت میں سیر کرنے والوں مخفی نہیں۔

تفویت الایمان صفحہ ۴۲ پر انتہائی بدتمیزی سے لکھتا ہے۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

صراط مستقیم میں لکھتا ہے۔ میرے مرشد سید احمد بریلوی نے حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر مراقبہ کیا اس طرح اس کو چشتی سلسلہ کی خلافت نصیب ہوئی۔

تفویت الایمان میں لکھتا ہے۔ جو کسی نبی و ولی کی قبر کے پاس دور دور سے قصد کر کے آوے مشرک ہے۔

صراط مستقیم میں گویا جو چیز ولایت کے حصول کا باعث تھی وہ تفویت الایمان میں شرک بن گئی۔

شاہ اسماعیل صراط مستقیم میں اپنے پیر سید احمد بریلوی کے بارے میں لکھتا ہے کہ نسبت قادریہ و نقشبندیہ کا بیان تو اس

طرح ہے کہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی وسعت برکت اور آنجناب ہدایت مآب کی توجہات یمن سے جناب حضرت غوث الثقلین اور جناب حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی کی روح مقدس آپ کے متوجہ حال ہوئیں اور قریباً عرصہ ایک ماہ تک آپ کے حق میں ھر دو روح مقدس کے مابین فی الجملہ تنازعہ رہا کیونکہ ہر ایک ان دو عالی مقام اماموں میں سے اس امر کا تقاضہ کرتا تھا کہ آپ کو بتمامہ اپنی طرف جذب کرے تا آنکہ تنازعہ کا زمانہ گزرنے اور شرکت پر صلح واقع ہونے کے بعد ایک دن ھر دو مقدس روحیں آپ پر جلوہ گر ہوئیں اور قریباً ایک پہر کے عرصہ تک وہ دونوں امام آپ کے نفس نفیس پر توجہ قوی اور پرزور اثر ڈالتے رہے۔ پس اسی ایک پہر میں ھر دو طریقہ کی نسبت آپ کو نصیب ہوئی۔

اس کے برعکس تقویت الایمان صفحہ ۲ پر ارشاد ہوتا ہے۔

اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا جو کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیا جائے۔

تبصرہ:

صراط مستقیم میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ولایت دینے تک کا نفع تسلیم کر رہا ہے ان کی ارواح کے لیے علم غیب بھی مان رہا ہے اور اپنی دوسری کتاب تقویت الایمان میں اس کے برعکس انبیاء و اولیاء کو ناکارہ قرار دے کر ان کی توہین کر رہا ہے۔ یہ اس کے مخبوط الحواس ہونے کی دلیل ہے۔

شیخ نجد محمد بن عبدالوہاب نجدی کو شہاب ثاقب میں مولوی حسین احمد دیوبندی نے باغی، ظالم، خونخوار، ہزاروں مسلمانوں کو شہید کرنے والا بحوالہ شامی خارجی لکھا ہے۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے بھی التصدیقات لدفع التلبیسات میں خارجی لکھا ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی جس نے شیخ نجد کی کتاب توحید کا ترجمہ کر کے ہندوستان میں وہابیت کی اشاعت کی۔ شیخ نجد کا سچا پیروکار اور محب صادق ہے۔ اس نسبت سے اسماعیل دہلوی بھی پکا خارجی ہے۔ شیخ نجد اور اسماعیل دہلوی کو شیخ

الاسلام کہنے والا شخص بھی خارجی ہے۔

شیخ نجد محمد بن عبدالوہاب نجدی جیسے حدیث پاک میں **یطلع بھا قرن الشیطان** ۔ شیطان کا سینگ کہا گیا ہے۔

۱۱۱۲ھ بمقام عینیہ سرزمین نجد میں پیدا ہوا۔ گیارہ صدیوں میں اربوں علماء، اولیاء، مفسرین، محدثین، مجتھدین، فقھاء گزرے ہیں کسی نے قبروں کو گرانے کا حکم نہیں دیا۔ شیخ نجد نے مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے قبرستانوں میں موجود صحابہ کرام اور اھلبیت اطھار کی قبروں کو اکھیڑ ڈالا۔

چھ صدی تک گزرے لوگوں کو کافر ومشرک قرار دیا۔ یہ شیخ نجد پکا خارجی تھا اور مولوی انور شاہ کشمیری کے بقول کان بلیدا۔

احمق، کودن، بے وقوف تھا۔ تاریخ کے صفحات پر موجود ہے یہ شیخ نجد نے یہ حدیث پڑھی کہ رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں ناقہ مبارک پر سوار کعبہ کا طواف کیا۔ تو اس نے اپنے ساتھیوں کو کہا گیارہ صدی سے اس حدیث پر کسی نے عمل نہیں کیا اپنے اونٹوں پر سوار ہو جاؤ ہم اس سنت پر عمل کریں گے۔

اونٹوں نے مطاف میں پیشاب کیا مینگنیاں ڈالی۔ مطاف گندہ کیا۔ مطاف کی توہین کی۔ اس احمق کو خبر نہ ہوئی کہ یہ عمل حضور ﷺ کی خصوصیت ہے کہ حضور ﷺ جس جانور پر سوار ہوتے تو سواری کی حالت میں وہ جانور پیشاب یا لید نہ کرتا۔ لہذا گیارہ صدیاں گزریں کسی محدث نے اس حدیث پر عمل نہ کیا لیکن اس کودن خارجی نے اپنی حماقت سے مطاف کو گندہ کیا اور اس کی توہین کی۔

حضور ﷺ نے اس خارجی گروہ کی نشانی بتائی تھی۔ **سیماھم التحلیق** ۔ کہ سر منڈانا ان کی نشانی ہے۔

شیخ نجد کے گروہ میں جو عورت ومرد داخل ہوتا اس کا سر مونڈ دیتا۔

قارئین کرام ! اگر آپ کو اس تالیف میں کوئی حوالہ مشکوک لگے تو آپ براہ راست درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

جن کتابوں سے میں نے حوالہ پیش کیا ہے:

۱۔ تاریخ وہابیہ مولف محمد رمضان علی قادری۔

۲۔ تاریخ نجد وحجاز مولف مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

۳۔ عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ مولف غلام نصیر الدین سیالوی

۴۔ دیوبندی مذہب۔ مولف غلام مہر علی صاحب

۵۔ ھفرے کے اعترافات

قارئین کرام! آخری گزارش ہے۔

خارجیوں کی نشانیاں جو احادیث اور تاریخ کے صفحات پر موجود تھیں وہ جمع کر دی گئی ہیں۔

یہ تالیف: خارجیوں کی نشانیوں کا ایک آئینہ ہے۔ پاکستان میں موجود ہر مکتبہ فکر اس میں اپنی تصویر دیکھ سکتا ہے کہ ان میں خارجیوں والی کوئی نشانی تو موجود نہیں تا کہ اس عقیدہ عمل سے جان چھڑائی جائے۔

کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ خارجی ہر دور میں ہونگے ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ ہوگا۔

آج تاریخ ۲۲۔ جنوری ۲۰۲۵ء مطابق ۲۱۔ رجب ۱۴۴۶ھ ہے۔ آجکل پاکستان میں موجود گروہ اہل قرآن پرویزی، اھل حدیث، شیعہ، دیوبندی، بریلوی موجود ہیں۔

تمام مکاتب فکر کو چاہئے کہ خارجیوں کے عقائد واعمال سے بچیں۔ آجکل ٹی۔ وی، اخبارات کی خبروں میں آرہا ہے کہ فلاں مقام پر پولیس، فوج کے ہاتھوں اتنے خارجی مارے گئے۔

خارجیوں کی خاص نشانی یہ ہے کہ اپنے سوا کسی اور کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ مسلمانوں کو قتل کرنا جائز سمجھتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کی شان اقدس میں کمی کرتے ہیں۔

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم۔

آخر میں برکت کے لیے میں ایک نعت شریف لکھتا ہوں جسے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ علماء دیوبند کے پیرومرشد ہیں۔ حضرت حاجی صاحب عارف باللہ باکرامت ولی کامل ہیں۔ حضرت حاجی صاحب نے اپنے عقیدہ وعمل کے بارے میں ایک کتاب "فیصلہ ھفت مسئلہ" بھی لکھی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اس ولی کامل کا عقیدہ وعمل ہی درست ہے جسکی وجہ سے وہ ولایت عظمیٰ کے منصب پر فائز ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنے پیرومرشد کی کرامات بھی لکھی ہیں۔ اس کتاب کا نام "کرامات امدادیہ"

ہے۔اسکی ایک کرامت میں اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں کہ حضرت حاجی صاحب کا ایک مرید بحری جہاز میں سفر کر رہا تھا کہ بحری جہاز ڈوبنے لگ گیا۔مرید نے مراقبہ کر کے پیرومرشد کی روح سے مدد طلب کی۔مرید کہتا ہے مجھے اونگھ آگئی۔میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت حاجی صاحب نے بحری جہاز کو کندھا دے رکھا ہے اور جہاز کو سطح سمندر کے برابر کر دیا۔میں خواب سے بیدار ہو گیا۔جہاز کی سواریاں خدا کا شکر ادا کر رہی تھیں کہ جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔مرید کہتا ہے میں نے وقت،تاریخ کو نوٹ کر لیا۔

جب سفر سے واپسی ہوئی تو مرید پیرومرشد کی خدمت میں حاضر ہوا۔مرید کہتا ہے کہ میں نے حضرت صاحب کے خادم خاص سے پوچھا کہ فلاں تاریخ،فلاں وقت حضرت صاحب کیا کر رہے تھے تو خادم خاص نے بتایا کہ حضرت صاحب اپنے حجرہ سے نکلے اور مجھے ایک گیلی دھوتی دی جس سے سمندر کے پانی کی بو آرہی تھی۔مجھے فرمایا کہ اسے خشک ہونے کے لیے دھوپ میں ڈال دو۔میں دوبارہ حجرہ میں حاضر ہوا تو فرمایا کمر درد کر رہی ہے اسے ذرا دبا دو۔خادم خاص کہتا ہے کہ کرتہ اٹھا کر دیکھا تو کمر چھلی ہوئی تھی۔وجہ پوچھی تو بہت اصرار کے بعد بتایا کہ ایک مرید کا جہاز ڈوب رہا تھا اس کی مدد کی ہے۔

معجزات کا ظہور انبیاء کرام سے ہوتا ہے اور کرامات کا ظہور اولیاء کاملین سے ہوتا ہے۔معجزہ اور کرامت رب تعالیٰ کی قدرت کا اظہار ہے جو اس نبی وولی کی عظمت انسانوں کے سامنے ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کا ظہور فرماتا ہے۔معجزہ اور کرامت دونوں عقل میں نہیں آتے۔

کرامت کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے۔کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا سینکڑوں میل دور ملک صنعاء سے ملکہ بلقیس کا تخت لائے اور اس عمل کی نسبت اپنی ذات کی طرف کی۔

انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک۔

میں وہ تخت لاسکتا ہوں آنکھ جھپکنے سے پہلے۔

ولی کی بات ختم نہ ہوئی کہ تخت موجود تھا۔

نعت شریف

یہ براھین قاطعہ صفحہ ۵۷۔انوار ساطعہ صفحہ ۲۲۵۔گلزار معرفت صفحہ ۴۰ پر درج ہے۔

ذرا چہرے سے پردے کو ہٹاؤ یارسول اللہ
مجھے دیدار تم اپنا دکھاؤ یارسول اللہ
کرو روئے منو رسے میری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یارسول اللہ
خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یارسول اللہ
مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا اُمتی عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یارسول اللہ
کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یارسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیاہے آپ کے ہاتھوں

بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ
حبیب کبریا تم ہو امام الانبیاء تم ہو
ہمیں بہر خدا حق سے ملاؤ یارسول اللہ
اگرچہ ہوں نالائق واں کے پر امید ہے تم سے
کہ پھر مجھ کو مدینے میں بلاؤ یارسول اللہ
پھنسا ہوں گرداب غم ناخدا ہوکر
میری کشتی کنارے پر لگاؤ یارسول اللہ

پھنسا کر اپنے دام عشق میں امدادؔ عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یارسول اللہ

وماعلیناالاالبلاغ المبین۔